نمبر ۸۳ | مورخہ ۱۵ر جنوری سنہ ۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ر شعبان سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے ؀

حضرت میاں بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؀

مولوی محمدؐ یار صاحب مولوی فاضل ایک مباحثہ کے لئے کھاریاں ضلع گجرات بھیجے گئے ہیں۔ علاقہ کشمیر۔ سرحد۔ یوپی۔ اور بنگال کے مبلغ جو جلسہ سالانہ کی تقریب پر آئے تھے۔ اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے ہیں ؀

سمال ٹاؤن کمیٹی کے سابقہ ہوس ٹیکس کی میعاد عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ اس موقعہ پر سُنا گیا ہے۔ کمیٹی میں تخفیف ٹیکس کی تجویز پیش ہو رہی ہے چونکہ مالی حالات میں بہت تغیر واقع ہو چکا ہے اس لئے کمیٹی کو ہمدردانہ رنگ میں اس تجویز پر غور کرکے پبلک کو ممنون بنانا چاہیئے ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیحؑ کا کفارہ

"کفارہ کی اصل غرض تو یہی بتائی جاتی ہے۔ کہ نجات حاصل ہو۔ اور نجات دوسرے الفاظ میں گناہ کی زندگی اور اس کی موت سے بچ جانے کا نام ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ خدا کے لئے انصاف کرکے بتاؤ۔ کہ گناہ کو کسی کی خودکشی سے فلسفیانہ طور پر کیا تعلق ہے؟۔ اگر مسیح نے نجات کا مفہوم یہی سمجھا۔ اور گناہوں سے بچانے کا یہی طریق انہیں سُوجھا۔ تو پھر نعوذ باللہ ہم ایسے آدمی کو تو رسول بھی نہیں مان سکتے۔ کیونکہ اس سے گناہ رُک نہیں سکتے۔ یورپ کے حالات اور لنڈن اور پیرس کے واقعات اچھی طرح معلوم ہونگے۔ بتاؤ۔ کونسا پہلو گناہ کا ہے۔ جو نہیں ہوتا سب سے بڑھ کر زنا تورات میں بدتر لکھا ہے۔ مگر دیکھو۔ یہ سیلاب کس زور سے ان قوموں میں آیا ہے۔ جن کا یقین ہے۔ کہ مسیح ہمارے لئے مرا۔ اس خودکشی کے طریق سے تو بہتر یہ تھا۔ کہ مسیح دُعا کرتا۔ کہ اور لمبی عُمر ملے۔ تاکہ وُہ نصیحت اور وعظ کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہونچاتا۔ مگر سُوجھی تو کیا سُوجھی ؀

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے۔ جو میں نے پیش کی تھی۔ اور اب تک کسی عیسائی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور وُہ یہ کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہُوا۔ اب لعنت کے معنوں کے لئے عبرانی یا عربی کے لغات نکالکر دیکھ لو کہ ملعون کسے کہتے ہیں۔ لغت کی کتابوں میں صاف لکھا ہُوا ہے۔ کہ لعین شیطان کا نام ہے۔ اور ملعون وُہ شخص ہوتا ہے جس کا خُدا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور وُہ خُدا سے دُور ہو۔ اب عیسائیوں نے یہ امر بالاتفاق اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے۔ کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہُوا چنانچہ تین دن کیلئے اُسے ہاویہ میں بھی لکھتے ہیں اب یہ لعنتی قربانی جو اُنکے عقیدہ کے موافق ہوئی نجات سے کیا تعلق اس کا ہُوا"

(الحکم ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

نومسلموں کی تربیت

ہم نے اب کئی مہینوں سے اپنے نومسلم بھائی بہنوں کو اسلامی ناموں سے پکارنا۔ اور ان ہی ناموں سے ان کا ذکر کرنا شروع کر دیا ہے۔ قرآن مجید کا درس ہر اتوار کو ہوتا ہے اس کے بعد تحفہ شاہزادہ ویلز سنایا جاتا ہے۔ اور اس کے اختتام پر تمام حاضرین مل کر لمبی دُعا ہاتھ اٹھا کر کرتے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ اتوار کو حاضرین میں سے پانچ اشخاص نے قرآن مجید اور نماز کے حصے جو انہوں نے یاد کئے ہُوئے تھے مجلس میں کھڑے ہو کر سُنائے۔ اس سے تمام حاضرین محظوظ ہُوئے ۔

ہماری خواہش ہے۔ کہ ہمارے یہاں کے سب احباب میں دینی تبلیغ کا شوق پیدا ہو۔ اور سب مرد عورتیں جن کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ خالص دینی رنگ میں رنگین ہوں۔ اتوار کے روز مسجد کی حاضری جو خاطر خواہ ہو جاتی ہے۔ آنے والوں کے اخلاص اور ایثار نفسی پر شاہد ہے۔ چندہ ماہواری دینے کے لئے چند لوگ مستعدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ادائگی بھی شروع کر دی ہے اس بات کی بھی [illegible] جاتی ہے۔ کہ احباب اپنے دوستوں اور عزیزوں کو مسجد میں لائیں۔ چنانچہ کچھ روز ہُوئے۔ کہ مس سعیدہ اسمتھ مسز حلیمہ اسمٰعیل ایک لڑکی کو جو ان کے ساتھ کام کرتی ہے۔ لائیں۔ اور گذشتہ اتوار کو مس فاطمہ ٹرجیٹ اپنی ایک دوست کو لائیں۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر پڑھنے کو دیا گیا ۔

عجیب عقائد

ایک ادھیڑ عمر کی خاتون مسز وبیر قریباً دو سال سے زیر تبلیغ ہیں۔ اور گو ہمارے ساتھ نمازیں بھی پڑھ لیتی ہیں۔ اور اگر لنڈن میں مقیم ہوں۔ تو ہر جمعہ اتوار کو آتی ہیں۔ اور ہماری تمام تقاریب میں شامل ہوتی ہیں۔ اور مسیحیت سے بیزار بھی ہیں۔ مگر قبول اسلام کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ بعض معزز لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے عقائد عجیب قسم کے ہیں۔ قرآن مجید کو خدا کا کلام۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری شارع نبی نہیں مانتے۔ ان لوگوں کے متعلق صرف یہی کہا جاسکتا ہے۔ کہ وُہ عیسوی مذہب کو باطل سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کو مذہب توحید ہونے کی وجہ سے صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھنا اور اسلامی احکام کی پابندی کرنا سخت گراں نظر آتا ہے میں وقتاً فوقتاً ایسے لوگوں سے ملتا اور تبلیغ کرتا ہُوں ۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان سب لوگوں کی ہدایت یابی اور ان ممالک میں اسلام کی ترقی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں کیونکہ بجز الٰہی مدد کے سینوں کا کھلنا۔ اور سچائی کا قبول کرنا محال ہے ۔

حیدر آباد دکن کا وفد

چند روز ہُوئے۔ ریاست حیدر آباد دکن کا وفد جو بسر کردگی عالی جناب نواب سر محمد اکبر حیدری صاحب راونڈ ٹیبل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے اس ملک میں آیا۔ اُس کے آنے کی اطلاع ملنے پر ہمارے ایک وفد نے استقبال کیا۔ سر اکبر حیدری اور لیڈی حیدری نے ہمارے نومسلموں کی تربیت کے حالات نہایت توجہ سے سُنے۔ لیڈی حیدری نے خاص طور پر اس بات پر بہت ہی اظہار تعجب و مسرت فرمایا۔ کہ ان لوگوں کی تربیت ٹھیٹھ اسلامی طریق پر ہو رہی ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جو سوال انہوں نے ہمارے نومسلموں کے ترک شراب نوشی اور عورتوں کے لباس کے متعلق کئے ان کے جوابات نہایت خاطر خواہ دیئے گئے۔ سب سے زیادہ تعجب ان کو اس بات پر ہوا۔ کہ ہمارے نومسلم مرد نامحرم عورتوں سے اور نومسلم خواتین نامحرم مردوں سے مصافحہ نہیں کرتیں ۔

گول میز کانفرنس کے نمائندوں کی دعوت

۲۲۔ نومبر کو لنڈن میں ہمارے معزز دوست چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (ایم۔ ایل۔ سی) پنجاب نمائندہ گول میز کی طرف سے دیگر نمائندگان گول میز کو مسجد میں دعوت دی گئی۔ مدعو شُدہ لوگوں میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:۔

ہز ہائی نس سر آغا خاں۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ مہاراجہ گائکواڑ بڑودہ لارڈ پارمور۔ لارڈ ریڈنگ۔ سر اکبر حیدری۔ سر تیج بہادر سپرو حافظ وہبہ نمائندہ حجاز۔ نواب صاحب چھتاری۔ میجر گراہم پول۔ سر مرزا اسمٰعیل بیگ وغیرہ وغیرہ ۔

خاکسار فرزند علی احمدی عفا اللہ عنہ امام مسجد لنڈن

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جناب قاضی محمد علی صاحب کی اپیل ۹۔ اور ۱۲۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو ہائیکورٹ لاہور میں جسٹس ایڈیسن اور جسٹس کولڈسٹریم کے بنچ میں پیش ہُوئی۔ اپیلانٹ کی طرف سے جناب شیخ دین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ ممبر پنجاب کونسل اور شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ گوجرانوالہ نے پیروی کی۔ بنچ نے سشن جج کا فیصلہ بحال رکھا۔ اور اپیل نامنظور کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء

کے متعلق

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال انشاء اللہ مجلس مشاورت ۳۔ ۴۔ ۵۔ اپریل ۱۹۳۱ء منعقد ہوگی۔ تین اپریل کو چُونکہ جمعہ ہے۔ اس لئے بعد نماز جمعہ انشاء اللہ مجلس مشاورت کی کارروائی شروع ہوگی۔ اور ۵۔ اپریل (بروز اتوار) کی دوپہر تک جاری رہے گی ۔

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر باقاعدہ اپنی اپنی جماعتوں کے اجلاس کرکے مجلس مشاورت کے لئے نمائندوں کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ھذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ ساتھ ہی ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے متعلق سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل ایسی تصدیق کی اپنے ساتھ لائیں۔ لیکن جماعتوں کے امراء اس قاعدے سے مستثنےٰ ہونگے۔ وُہ اپنی جماعت کے امیر ہونے کی وجہ سے مجلس مشاورت کے نمائندے۔ بغیر کسی زائد انتخاب کے سمجھے جائیں گے ۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

تقررِ امیر

۱۔ چوہدری نواب دین صاحب پنشنر ساکن داؤ والہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلقہ نمبر ۲ ضلع سیالکوٹ (جس میں مندرجہ ذیل گاؤں شامل ہیں) کا مقامی امیر یکم دسمبر ۱۹۳۰ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۲ء تک کے لئے مقرر فرمایا ہے:۔

داؤ والہ۔ ظفر وال۔ چپور۔ مالوکے۔ دھنی دیو۔ نارووال۔ علیو والی۔ ننگل رندھیر

۲۔ چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے وکیل سیالکوٹ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلقہ ۶ ضلع سیالکوٹ (جس میں مندرجہ ذیل گاؤں شامل ہیں) کا مقامی امیر یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۲ء تک کے لئے مقرر فرمایا ہے:۔

(اور) ۱۔ بھاگو بھٹی۔ درگانوالی۔ کوٹھی ہرنرائن۔ ہیڈ مرالہ۔ سمبڑیال۔ بگو والہ

ناظر اعلیٰ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

اِسلام کی ترقی کا باعث تلوار نہیں۔ بلکہ حقّانیت ہے

اسلام نے تھوڑے سے عرصہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی۔ اس کا انکار کرنے کی اسلام کے سخت سے سخت معاندین کو بھی جرأت نہیں ہے۔ آریہ گزٹ ۱۰ کے سے کور باطن دشمن کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ

"ایک وقت تھا۔ جب سپین سے لے کر خلیج بنگال تک اسلام کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا۔ افریقہ۔ روس۔ روم۔ ایشیائے کوچک ترکستان۔ افغانستان عرب۔ چین۔ شمالی چین۔ ہندوستان اسلامی عملداری کے ماتحت تھا۔ وسط ایشیا تو اسلامی تہذیب کا گہوارہ تھا اسلامی تہذیب اور تمدن کا مرکز ایشیائے رُوس سے لے کر مصر تک یہ سارا علاقہ تھا۔" (۳ - جنوری)

لیکن اس کی وجہ یہ بتاتا ہے۔ کہ

"اسلام روحانیت کے ادھار پر نہیں۔ بلکہ تلوار اور زور کے ادھار پر دُنیا میں پھیلا۔ اور اسلام کی اشاعت تلوار کی منت کش احسان ہے"!

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ اسلام کو وہ تلوار حاصل کہاں سے ہوئی۔ جس نے اسے چار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔ اور دُنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اُس کے جھنڈے تلے آگیا۔ اسلام کی ابتدا جن حالات میں ہوئی۔ اور پھر دُنیا نے اس کے مقابلہ میں جو کچھ کیا۔ اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے معمولی سے معمولی عقل و سمجھ کے انسان کو بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ اگر اسلام میں غیر معمولی قوتِ کشش و جذب نہ ہوتی۔ تو ناممکن تھا۔ کہ مخالفین کے سامنے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ٹھہر سکتا۔ کجا یہ کہ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں کو اپنے آگے سرنگون کر سکتا۔

کون نہیں جانتا۔ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دُنیا کے سامنے اسلام پیش کیا۔ تو آپ بالکل تن تنہا۔ اور بے یار و مددگار تھے۔ پھر آپ اس مقام پر خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جہاں ساری دُنیا سے زیادہ بت پرستی ہوتی تھی۔ جو بت پرستوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اور جہاں کے لوگوں کی عزت و شرف اور ذریعہ معاش بتوں کی پوجا ہی تھی۔ پھر وہاں کوئی باقاعدہ حکومت قائم نہ تھی۔ ہر قبیلہ اور ہر گھرانہ کا سردار اپنے آپ کو خود مختار حکمران سمجھتا تھا۔ انسانوں کا خُون بہانا ان کے نزدیک بالکل معمولی بات تھی۔ بات بات پر خون آشام تلوار میان سے باہر نکل آتی تھی۔ ان حالات میں کھڑے ہونے والے ایک انسان کو باوجود اپنی بے کسی اور بے بسی کے اسلام کی اشاعت میں جو کامیابی ہوئی۔ اور جس طرح تلوار کے دھنی اپنی تلواروں سمیت اس کی آواز پر لبیک کہہ کر اسلام کے جاں نثار اور فداکار خادم بن گئے۔ اس کی وجہ اگر اسلام کی روحانیت نہیں تھی۔ تو بتایا جائے وہ کیا چیز تھی۔ جو ان کی کشش کا باعث ہوئی۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو تلوار دی مگر اس لئے نہ دی۔ کہ اسلام "تلوار اور زور کے ادھار" پر دنیا میں پھیلے۔ بلکہ اس لئے دی۔ کہ وہ دنیا جو دلائل اور براہین۔ روحانیت اور جذب کی کوئی حقیقت نہ سمجھ کر تلوار کے ذریعہ اسلام کو مٹانے کے درپے تھی۔ جس نے زور اور طاقت کے ذریعہ حق و باطل کا فیصلہ کرنا چاہا۔ جس کے نزدیک صداقت کی علامت ہی ظاہری غلبہ تھا۔ اسے معلوم ہو جائے۔ کہ اسلام اس پہلو سے بھی خم نہیں کھا سکتا۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس رنگ میں بھی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ ورنہ اسلام نے تلواروں کی چھاؤں اور خون کے سیلابوں میں رونما ہو کر جو ترقی کی۔ اس نے ثابت کر دیا۔ کہ اشاعت اسلام میں تلوار اور زور کو قطعاً دخل نہیں ہے۔ بلکہ جس قدر زور کے ساتھ اس کے خلاف زور اور تلوار استعمال کی گئی۔ اسی قدر زیادہ سرعت کے ساتھ اس نے ترقی کی۔

غیر مسلم کوتاہ بین اور خاصکر آریہ اگر ضد اور تعصّب میں اندھے ہو کر ان حقائق پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو ہندوستان میں ہی اسلام کی اشاعت کو دیکھ لیں۔ جہاں مسلمانوں نے کئی سو سال تک حکومت کی۔ اور اس شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ لیکن اسلام نے اس عرصہ میں اتنی ترقی نہ کی جتنی مسلمانوں کے ہاتھ سے حکومت نکل جانے کے بعد کی۔ اور اب تک کر رہا ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود آریوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آریہ اخبار رد پرکاش ۲ مئی سنہ ۱۹۳۰ء نے لکھا تھا

"تاریخ ہند کے گذشتہ ایک ہزار سال کے مطالعہ سے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمان حملہ آوروں کی تعداد بہت زیادہ نہ تھی۔ اور خاص کر ان میں سے صرف ان لوگوں اور ان کی اولاد کو شمار کریں۔ جو یہاں مستقل طور آباد ہو گئے۔ تو قیاس یہ ہے۔ کہ ان کا شمار موجودہ مسلمانوں کی تعداد کا ½ حصہ بھی نہ ہوگا مغلیہ سلطنت کے زمانہ میں بھی تعداد کے لحاظ سے ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کا کوئی مقابلہ نہ تھا۔ اغلباً مغلیہ سلطنت کے آخری زمانہ میں بھی تناسب شاید دس ہندو اور ایک مسلمان کا ہو"!

مغلیہ سلطنت ہندوستان میں مسلمانوں کی آخری سلطنت تھی۔ اس کے آخری زمانہ میں بھی جب ہندو مسلمان کا تناسب دس اور ایک کا تھا۔ تو اب بتایا جائے۔ مغلیہ سلطنت کے بعد مسلمانوں کو کونسی تلوار اور کہاں سے زور حاصل ہوا۔ جس کے ذریعہ اب ہندوؤں اور مسلمانوں کی نسبت تین اور ایک کی ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ہندوؤں کی یہ نسبت روز بروز کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کا اپنا بیان ہے۔ کہ

"ہندوستان کے ہندو بتدریج اپنے وطن میں اوسطاً کم ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں۔ عیسائیوں اور سکھوں کی ترقی اس قدر زیادہ ہے۔ کہ اگر ہندوؤں نے اس بارے میں کوئی جدوجہد نہ کی۔ تو ایک دن بدنصیب بھارت میں ایسا آئے گا کہ جبکہ اور تو سب قومیں یہاں موجود ہونگی۔ مگر اس ملک کے اصلی باشندے ہندو مٹ جائیں گے۔ اور کوئی ان کا نام لیوا بھی موجود نہ ہوگا"۔
(نوجوان بھارت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء)

ہندوستان میں ہندو کس طرح کم ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"ایک خونخوار دُشمن اس ہندو قوم کے پیچھے لگا ہوا ہے جو اسے ہرگز زندہ نہ چھوڑے گا۔ اور وہ تبدیلئ مذہب ہے"!

کیا آریہ گزٹ بتا سکتا ہے۔ وہ کونسی تلوار ہے۔ جو ہندوؤں کو تبدیلئ مذہب کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ اور وہ کونسی طاقت ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں طاقت اور قوت کے لحاظ سے ہندو ہی بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ تبدیلئ مذہب کے لئے جہاں بے دریغ روپیہ صرف کرتے رہتے ہیں وہاں ہر قسم کے ناجائز دباؤ۔ خوف اور قوت سے بھی کام لیتے رہتے ہیں لیکن باوجود اس کے وہ گھٹ رہے۔ اور مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جہاں اسلام حق پسندوں کے لئے کشش کا موجب بن رہا ہے وہاں ہندو دھرم اپنے ماننے والوں کے دلوں سے نکل رہا ہے۔ "آریہ گزٹ" ضد اور تعصّب کی رو میں بہتا ہوا اسلام کے خلاف خواہ کچھ کہے لیکن ویدک دھرم کے متعلق اس کا اپنا بیان جو حال ہی میں اس نے دیا۔ بتا رہا ہے۔ کہ ویدک دھرم بڑی سُرعت کے ساتھ مٹ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے ۸ - نومبر سنہ ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں لکھا:-

"آنے والی نسل کے دلوں میں وید کے لئے شردھا نہیں۔ ایشور کی ہستی پر انہیں وشواس نہیں۔ پربھو بھگتی کا ہمارے نوجوانوں میں سروتھا ابھاؤ ہی دیکھنے میں آتا ہے"

جو دھرم خود اس طرح ہٹ رہا ہو۔ اس کے ٹھٹنے کا خود اقرار کرنے والے کو اگر یہ نظر نہ آئے۔ کہ اسلام بڑھ رہا ہے۔ تو وہ معذور ہے

حکومت بنگال کی ایک مفید سکیم

ہندوستان کے اندر تجارت کی کساد بازاری بیکاری اور بے روزگاری نے جو صورت حالات پیدا کر رکھی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں کسان ۔ مزدور اور تعلیم یافتہ غرضکہ ہر طبقہ کے لوگ بیکاری کی وجہ سے انتہائی پریشانیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ غیر تعلیم یافتہ اور تہذیب جدید سے ناآشنا لوگ تو پھر بھی جوں توں کر کے پیٹ پالنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر تعلیم یافتہ بیکار عجیب مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور ان لوگوں کی پریشانی خاطر جہاں ان کے لئے وجہ تشویش ہے۔ وہاں حکومت کے لئے بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہیں انقلاب پسند اور متفنی لوگ اپنا آلۂ کار بنا کر حکومت کے لئے سامانِ پریشانی مہیا کرتے ہیں۔ اور جب تک ایسے لوگوں کی بے کاری اور آوارہ گردی دور کرنے کا انتظام نہ کیا جائے گا۔ ملک کی سیاسی فضاء کا شورشوں اور ہنگامہ خیزیوں سے پاک وصاف ہونا مشکل ہے ؀

اس سلسلہ میں حکومت بنگال نے ایک موزوں قدم اٹھایا ہے۔ یعنی انتظام کیا ہے۔ کہ فرید پور کے ایگریکلچرل سکول میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایک سال کے لئے زرعی تعلیم دی جائے۔ اور دورانِ تعلیم میں انہیں بارہ روپیہ ماہوار وظیفہ ملے۔ تکمیل تعلیم کے بعد ہر طالب علم کو دو دو سو بیگھہ زمین کم مالگذاری پر زراعت کے لئے دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کام چلانے کے لئے انہیں اور بھی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ فی الحال یہ سکیم ایک ہی ضلع میں رائج کی گئی ہے۔ اور اگر کامیابی ہوئی تو دیگر اضلاع میں بھی اسے وسعت دے دی جائے گی ؀

اس تجویز کی معقولیت میں کوئی شبہ نہیں۔ اور یقین غالب ہے کہ اگر پبلک نے اس سے پوری طرح فائدہ اٹھایا۔ تو بہت اچھے نتائج مترتب ہوں گے۔ ہمارے خیال میں دیگر صوبجات خصوصاً پنجاب گورنمنٹ کو بھی اس کی تقلید کرنی چاہیئے۔

محکمہ تار و ڈاک اور مسلمان

معزز مقامی معاصر سن رائز کے نامہ نگار نے اس کی ۸۔جنوری کی اشاعت میں ڈاک اور تار کے محکمہ میں ملازمتوں کی تفصیل شائع کرائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان ملازمین کی تعداد نہایت ہی کم ہے۔ تفصیل یہ ہے۔

	کل تعداد	مسلمان
سپرنٹنڈنٹ آف پوسٹ آفسز	۱۸۰	۲۵
وہ سپرنٹنڈنٹ جو محکمانہ امتحان پاس کر چکے ہیں	۳۳	۵
امیدوار ۔ سپرنٹنڈنٹ	۱۵	۴
گزیٹڈ پوسٹ ماسٹرس	۴۴	۳
پوسٹ ماسٹر ۳۵۰۔۲۵۰ کے گریڈ میں	۱۱۷	۱۰
مختلف آفیشل ۵۰۰۔۳۵۰ کے گریڈ میں	۹	۔
ٹیلیگراف ٹریفک برانچ ۱۵۰۰۔۱۰۰۰ کے گریڈ میں	۲۱	۔
〃 〃 〃 ۷۰۰۔۳۵۰ 〃 〃	۵۰	۔
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس ۶۰۰۔۵۰۰ 〃 〃	۲۰	۔
ٹیلیگراف ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس ۴۵۰۔۳۵۰ 〃 〃	۴۲	۔
ٹیلیگراف ماسٹرس ۲۲۵۔۱۸۰ 〃 〃	۳۲۶	۶
ٹیلیگراف انجنیئرنگ برانچ ۳۵۰۔۸۰ 〃 〃	۱۴۱	۴
〃 〃 ۳۵۰ کے گریڈ سے اوپر	۱۴۹	۲
ٹیلیفون برانچ ۷۰۰۔۳۵۰ کے گریڈ میں	۱۳	۔
〃 〃 ۳۵۰۔۸۰ 〃 〃	۴۹	۲
الیکٹرک برانچ ۷۵۰۔۳۵۰ 〃 〃	۲۱	۔
〃 〃 ۳۵۰۔۸۰ 〃 〃	۵۸	۔
مختلف ملازمین ۳۵۰۔۲۵۰ 〃 〃	۸	۔
وائرلیس برانچ ۳۵۰ کے اوپر کے گریڈ میں	۴۳	۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ مسلمانوں سے اس قدر شدید ناانصافی کی وجہ یہ ہے۔ کہ تمام دیگر محکموں کی طرح اس محکمہ کی تمام برانچوں کے انچارج بھی ہندو ہیں۔ جو مسلمانوں کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔ مثلاً پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ گذشتہ تیس سال سے ہندو ہے۔ اور اس وقت اس کی عمر اگرچہ ساٹھ کے قریب ہو چکی ہے۔ وہ ابھی توسیع ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے ؀

اسی طرح ڈائرکٹر جنرل آف پوسٹ آفسز کے دفتر کی جہاں سے تمام ملازمتوں کی نگرانی اور تعیناتی ہوتی ہے۔ یہی حالت ہے کہ تمام برانچوں کے انچارج ہندو ہیں۔

ہم مذکورہ بالا اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے حکومت کو مسلمانوں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہیں ؀

ویدک دھرم میں نفس پرستی

برتھ کنٹرول کے متعلق اخبار لائٹ کے خیالات کے حوالہ سے آریہ اخبار "پرکاش" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے :۔

"لائٹ کے مذہب میں اسلام کو نفسانیت سے نفرت نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ پر ویدک دھرم کو لو۔۔۔۔۔۔ ویدک دھرم نے مناکحت کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا بتایا ہے۔ محض نفسانیت کے لئے وہ اپنی عورت سے بھی تعلق کی اجازت نہیں دیتا"

چونکہ "پرکاش" نے لائٹ کا اقتباس درج نہیں کیا۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ لائٹ نے کیا لکھا۔ لیکن "پرکاش" نے ویدک دھرم کے متعلق جس خیال کا اظہار کیا ہے۔ وہ یقیناً خلاف واقعہ اور غلط ہے۔ چنانچہ جب ویدک دھرمیوں نے سوامی دیانند سے سوال کیا۔ کہ

"عورت حاملہ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جائے۔ اور دونو کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔ تو کیا کریں"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴۔ سوال ۱۴۶)

تو سوامی جی نے ایسی صورت میں نیوگ کرنے کی اجازت دیدی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کے نزدیک "مناکحت کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا نہیں۔ کیونکہ جس مرد کی عورت حاملہ ہے۔ اس کا مقصد تو پورا ہو رہا ہے۔ "رہا نہ جائے" کی صورت میں نیوگ کی اجازت کے صاف معنے یہی ہیں۔ کہ نفس پرستی سکھائی گئی ہے ؀

دودھ اور گھی کی کمی کی وجہ

آج تک تو آریہ اخبارات اور ہندو لیڈر یہی کہتے رہے ہیں کہ چونکہ ہندوستان میں گائے ذبح کی جاتی ہے۔ اس لئے یہاں دودھ اور گھی کافی مقدار میں میسر نہیں آ سکتا۔ اسی وجہ سے ہندوستانی روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں بارہا بتایا گیا۔ کہ دودھ اور گھی کی کمی کی وجہ یہ نہیں۔ کہ گاؤکشی ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی کثرت آبادی محض خوش اعتقادی کی بناء پر ناکارہ۔ اور دودھ نہ دینے والی گایوں کو بھی زندہ رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اچھی تندرست اور دودھ دینے والی گایوں کو کافی چارہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے وہ زیادہ دودھ نہیں دے سکتیں۔ مگر یہ واضح بات ہندوؤں کی سمجھ میں نہ آتی تھی اب آریہ اخبار "پرکاش" نے نہایت جرأت سے کام لے کر وید کے رو سے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ ایک وید منتر کی تشریح کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے :۔

"جب ان کے لئے نہ اچھا گھاس ہے۔ نہ چلنے پھرنے کی جگہ۔ نہ اچھا جل ہے۔ اور نہ اچھے جل استھان۔ تو دودھ اور گھی کی افراط کی آشا رکھنا فضول ہے" (۱۱۔جنوری)

امید ہے۔ کہ دیگر ہندو بھی اس بات پر غور کریں گے۔ کہ ہندوستان میں دودھ گھی کی کمی کی وجہ گاؤکشی نہیں۔ بلکہ گایوں کو عمدہ اور کافی غذا نہ ملنا ہے۔ اور گاؤکشی اس لحاظ سے مفید ہے کہ اس طرح نکمی اور ناکارہ گائیں جو محض کھانے کی چٹی ہوتی ہیں۔ اور جن سے دودھ گھی حاصل نہیں ہوتا۔ انہیں ذبح کر کے ان کی خوراک اچھی اور عمدہ دودھ دینے والی گایوں کے لئے بچائی جا سکتی ہے ؀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

غیر مبایعین کے پیچھے نماز

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۹ جنوری ۱۹۳۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ابھی مجھے ایک رقعہ دیا گیا ہے۔ اور خواہش کی گئی ہے کہ اس میں جو سوال تحریر ہے۔ اس کے متعلق کچھ بیان کروں۔ گو مقدم تو وہی مضمون ہوتا ہے۔ جسے انسان وقت کے لحاظ سے خود منتخب کرے لیکن چونکہ یہ سوال جو رقعہ میں تحریر ہے۔ اور بھی بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اور گو اس کے متعلق پہلے بھی جواب دیئے گئے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو بار بار دہرانے کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور بہت سے

سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے

گویا اخبارات کو پڑھنا گناہ اور جرم خیال کرتے ہیں۔ وہ چونکہ اخبارات کو دیکھتے نہیں۔ اس لئے انہیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ بیسیوں بار فلاں امر کے متعلق اظہار خیال کیا جا چکا ہے۔ اور باوجود کئی بار جواب چھپ جانے کے وہ ویسے کے ویسے ہی کورے رہتے ہیں۔ اگرچہ ایسے لوگوں کے لئے دوبارہ بیان کرنا بھی ویسا ہی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ خطبہ میں چونکہ تفصیل ہوگی۔ اس لئے شائد وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ممکن ہے۔ بعض وہ لوگ جن کو مختصر خطوط سے تسلی نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی سمجھ سکیں میں پھر اسے بیان کرتا ہوں۔

وہ سوال جو میں نے بتایا ہے۔ کہ پہلے بھی کئی بار میں ... اور اب بھی مسجد میں داخل ہوتے وقت میرے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ ہے۔ کہ

غیر مبایعین کے پیچھے نماز

جائز ہے۔ یا نہیں۔

مجھے اس سوال پر ہمیشہ حیرت ہوتی ہے۔ اور جب کبھی یہ میرے سامنے پیش ہوا۔ مجھے حیرت ہوئی

سوال کرنے والے

دو شقوں میں شامل ہوتے ہیں۔ یا یوں کہہ لو۔ کہ ان کی دو طرح تقسیم ہو سکتی ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو ان کے پیچھے نماز حرام سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے پیچھے جو نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر ہیں۔ نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ ان کے پیچھے نماز ایسی ہی ہے۔ جیسے غیر احمدی کے پیچھے۔ پھر آپ اس صریح مسئلہ میں کس طرح خلاف فیصلہ دے سکتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جن کے نزدیک جائز ہے۔ ان کا مقصد اس سوال سے یہ ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا۔ اور ایمان لے آئے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ مجھے

دونوں پر تعجب

آتا ہے۔ اور میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ انسان باوجود بار بار توجہ دلانے کے کیوں اسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ جہاں وہ پہلے ہوتا ہے صاف رستہ نظر آنے کے بعد کیوں اس پر چل کر فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور روشنی کے موجود ہوتے ہوئے کیوں آنکھیں نہیں کھولتا۔ ہمیں خدا تعالےٰ کی طرف سے جو کتاب ملی ہے۔ وہ

نہایت وسیع مطالب

اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس نے متواتر

تدبر اور فکر

کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ... ... کے ... سے پیدا کیا۔ تو ساتھ ہی ... ... رکھا۔ اور چونکہ یہ کل مخفی تھی۔ اور پوشیدہ چیز بعض دفعہ پہچانی نہیں جا سکتی۔ اس لئے اس نے اپنا کلام نازل کیا۔ اور بتایا۔ کہ یہ مشین تمہارے سر کے اندر موجود ہے اس سے کام لو۔ چنانچہ متواتر قرآن کریم نے تدبر اور فکر کا لفظ استعمال کر کے بعینہٖ اسی طرح جس طرح کہ ایک سست بیل کو مار مار کر چلایا جاتا ہے رات دن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سامان تمہارے اندر موجود ہے

اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر پھر بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو تدبر سے کام نہیں لیتے۔ ایک کام جو ہم روزانہ کرتے ہیں۔ جب اس کے متعلق کوئی شخص

جواز کا فتویٰ

پوچھے۔ تو کیوں حیرت نہ ہو۔ صبح سے لے کر شام تک ایک کام کیا جائے۔ اور ختم کرنے کے بعد کسی سے پوچھا جائے۔ کہ یہ کام اسی طرح کرنا چاہیئے۔ یا کسی اور طرح۔ حالانکہ اسی دن اسے کئی بار کر چکے ہوں۔ تو کس قدر حیرانی کی بات ہوگی۔ ہم جس شہر میں رہتے ہیں اس میں کئی اقسام کی سبزیاں بکتی ہیں۔ آلو۔ کچالو۔ ٹماٹر۔ کدو گاجر۔ شلجم۔ مٹر۔ بھنڈی وغیرہ کوئی سبزی ایک موسم میں ہوتی ہے اور کوئی دوسرے میں لیکن ہر ایک موسم میں عام طور پر کئی قسم کی سبزی مل جاتی ہے۔ مگر ہمارے گھروں میں ایک ہی دن سب نہیں پکتیں۔ بلکہ حسب حیثیت ایک یا دو ہی پکتی ہیں۔ کبھی کئی لوگ گوشت ہی پکا لیتے ہیں۔ سبزی نہیں پکاتے۔ پھر کبھی دال ہی پکاتے ہیں۔ یہ

غریب آدمیوں کا طریق

ہے۔ لیکن اس غربت کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو بھی دیکھنا چاہیئے۔ جو لوگ امیر ہوتے ہیں۔ کیا وہ ساری سبزیاں ایک دن میں پکاتے ہیں۔ کبھی کسی کو دیکھا ہے؟ کہ وہ نوکر کو سودا وغیرہ لانے کے لئے بازار میں بھیجے۔ اور کہے جسقدر سبزیاں بازار میں ہوں۔ سب لے آؤ۔ یا کبھی کسی نے نوکر کو گھر والوں سے یہ سوال کرتے دیکھا ہے۔ کہ آپ گوبھی کیوں منگاتے ہیں۔ مٹر کیوں نہیں منگاتے۔ اگر وہ ایسا سوال کرے۔ تو اسے زجر کی جائیگی۔ اور گھر والی کہیگی مجھے جو پسند تھا۔ منگوا لیا۔ تم کو اس سے کیا غرض ہے۔ تو ثابت ہوا کہ

دنیا میں انسان

صرف یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ فلاں چیز مضر ہے۔ یا نہیں۔ یا میں اسے خرید سکتا ہوں۔ یا نہیں۔ بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ پسند ہے۔ یا نہیں قرآن کریم میں

مومن کی صفت

یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ حلال طیب کھاتے ہیں اب جو حلال ہے اسے کھانا جائز ہے۔ پھر طیب کیا مراد ہوئی۔ اگر اس سے بھی مراد حلال ہی ہوتی تو یہ لفظ زائد سمجھا جاتا۔ مگر

خدا تعالیٰ کا کلام

زوائد سے پاک ہوتا ہے۔

طیب سے مراد

... کہ جو طبیعت کے موافق اور پسندیدہ ... ہو گو ایک طبیعت کے لئے اس کا کھانا مضر ہو۔ اس کے لئے وہ طیب نہ ہوگی۔ تو ہم صرف یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ایسا کر سکتے ہیں یا نہیں بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کرنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور ہر کام کے وقت یہی سوال ہمارے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ کہ یہ کرنا جائز ہے۔ یا نہیں بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کا کرنا مناسب بھی ہے یا نہیں

دنیا میں اربوں انسان خدا تعالےٰ نے پیدا کئے ہیں۔ اور ان میں سے ہزاروں کے ناموں وغیرہ سے ہمیں واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن کیا جس کے نام سے واقفیت ہو۔ اس سے ضرور دوستی پیدا کر لیتے ہیں۔ کیوں بعض کو ان میں سے دوستی کے لئے چنتے ہیں۔ اس لئے۔ کہ ان سے

دوستی رکھنا

ہمارے نزدیک مناسب ہوتا ہے۔ حالانکہ جائز دوسروں سے بھی ہے۔ مگر چونکہ ہمارے لئے انکی دوستی نامناسب ہوتی ہے۔ اس لئے نہیں رکھتے۔

ایک غریب آدمی کے بچوں کو

امیر کے بچوں کے ساتھ کھیلنا جائز ہے۔ مگر ہوشیار اور عقلمند غریب اپنے بچوں کو امیروں کے بچوں سے کھیلنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے۔ کہ امیر کے بچوں کے ساتھ کھیلنے پر وہ ضرور شام کو آ کر کہینگے۔ کہ اس نے اس قسم کا گیند لیا ہے۔ ہمیں بھی منگوا دو۔ یا اس کے پاس فلاں کھلونے ہیں۔ ہمیں بھی لے دو۔ اب شریعت تو غرباء اور امراء کے بچوں کو باہم کھیلنے سے نہیں روکتی۔ قانون بھی نہیں روکتا۔ مگر غریب خود اپنی حیثیت کو دیکھتا ہے۔ کہ اگر کھیلیں گے۔ تو ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جو میرے لئے مناسب نہیں۔ اس لئے وُہ روکتا ہے۔ اسی طرح

ہر مسلمان کو لڑکی دینا

جائز ہے۔ مگر کیا کوئی ہر مسلمان کو لڑکی دینے پر رضامند ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی کسی لولے۔ لنگڑے۔ اندھے اور بہرے آدمی کو لڑکی دیدے۔ تو کیا یہ منع ہے۔ ہرگز نہیں۔ لیکن کیا کوئی ایسا کرتا ہے۔ محض اس خیال سے کہ یہ جائز ہے۔ پس وُہ لوگ جو یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا غیر مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کیا انہوں نے کبھی اپنی لڑکی کسی لولے لنگڑے۔ بہرے۔ اور اندھے کو دی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ کیا یہ حرام ہے۔ کیوں کبھی انہوں نے مجھ سے یہ فتویٰ نہیں پوچھا۔ کہ کسی ایسے مسلمان کو جس کی ناک کٹی ہوئی ہو۔ دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔ بہرا ہو۔ لولا۔ لنگڑا ہو۔ اور اندھا ہو۔ اسے لڑکی دینا جائز ہے۔ یا نہیں۔ اگر وُہ پوچھیں۔ تو میں یہی کہونگا۔ کہ ہاں جائز ہے۔ اور اگر جواز معلوم ہو جانے کے بعد وُہ لڑکی دے دینگے۔ تو [illegible] نہیں سوال کرنے

لڑکی کے معاملہ میں

تو وہ کہینگے۔ طیب کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ یعنی طیب عورت

سے نکاح کرو۔ اور دوسری جگہ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن کہکر مرد و عورت کو برابر کا درجہ دیدیا ہے۔ پس عورت کے لئے بھی طیب مرد ضروری ہے۔ جب وہاں جائز اور طیب دونوں پہلو دیکھتے ہو۔ تو یہاں کیوں صرف

جائز کا لفظ

تمہارے دل میں گدگدیاں لے رہا ہے۔ جب تک کوئی ایسی رگ تمہارے اندر نہیں پھڑک رہی۔ جوان کی طرف مائل ہے کیا ایسے لوگوں میں سے کسی نے کبھی یہ فتوے بھی پوچھا ہے کہ

گوبھی اور شلجم وغیرہ کے چھلکے

جو لوگ اتار کر باہر پھینک دیتے ہیں۔ انہیں کھانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر پوچھے تو میں کہونگا۔ ہاں جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی پوچھے۔ کہ

سوکھے ہوئے ٹکڑے

جنہیں لوگوں نے باہر پھینک دیا ہو۔ کھانے جائز ہیں۔ تو میں کہونگا۔ ہاں جائز ہیں۔ کیونکہ اب وُہ پھینکنے والے کا مال نہیں رہا۔ مگر ایسے فتوے کبھی کسی نے نہیں پوچھے۔ پس کیوں باقی جائز امور کے متعلق ایسے فتوے نہیں پوچھتے اور صرف غیر مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا جاتا ہے اگر ایسے لوگ ہر جائز چیز کو استعمال کرنے والے ہوتے۔ اور یہ فتوے بھی پوچھتے۔ کہ فلاں کپڑا جو ایک ہی دن میں پھٹ جائے۔ خرید کر پہننا جائز ہے۔ یا نہیں۔ چنے میں مڈّل ملا کر اس کی روٹی کھانا جائز ہے۔ یا نہیں۔ لیکن ہزاروں۔ لاکھوں باتیں جو جائز ہیں۔ ان کے متعلق نہیں پوچھتے۔ تو پھر غیر مبایعین کے پیچھے نماز کے متعلق انہیں

جائز ناجائز کی فکر

اس قدر کیوں ہے۔ ان کی تو یہ حالت ہے۔ کہ شہروں کے شہر دیکھتے جاؤ۔ کہیں کوئی نظر نہ آئیگا۔ کجا تو ان کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ ہم ننانوے فیصدی ہیں۔ اور کجا اب یہ حالت ہے کہ کئی علاقوں میں ان کا

نام و نشان

نظر نہیں آتا۔ پس ایسے لوگوں کے پیچھے نماز کے جائز یا ناجائز کی اہمیت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ لکھا ہے۔ کوئی شخص

حضرت ابن عباس

[illegible] آ کر پوچھا۔ اگر احرام میں جوں [illegible] تو کیا کفارہ ہے۔ آپ [illegible] اس کی طرف دیکھا اور [illegible] خارجی ہو۔ تم نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ اور مجھ سے فتوے نہ پوچھا۔ تم نے حضرت علیؓ کو شہید کیا۔ اور مجھ سے فتوے نہ پوچھا۔ مگر آج جوں مارنے کے لئے مجھ سے فتوے پوچھنے آئے ہو۔ پس غیر مبایعین کے پیچھے نماز

کے متعلق فتویٰ پوچھنا بھی ایسا ہی ہے۔ اور لاکھوں جائز باتوں کے کرنے کے لئے تو کوئی فتویٰ نہیں پوچھا جاتا۔ مگر یہ پوچھتے ہیں یہ

نفس کا دھوکا

ہے۔ اور جواز کا فتویٰ نہیں فساد کا فتویٰ پوچھا جاتا ہے۔ ایسا فتویٰ پوچھنے والا پہلے [illegible] کے ڈھیر سے اٹھا کر سڑے ہوئے ٹکڑے کھائے۔ شلجم اور گوبھی کے چھلکے کھائے۔ بوسیدہ کپڑے پہنے۔ اور باوجود استطاعت کے ایسے بوسیدہ مکان میں رہے۔ کہ جو معمولی سی بارش میں بھی ٹپکنے لگے۔ جس وقت اس کی خوراک نجس ہوگی پوشاک نجس ہوگی۔ اور رہائش کی جگہ نجس ہوگی۔ اس وقت اگر آ کر وُہ یہ سوال پوچھیگا۔ تو میں کہونگا چونکہ تیرا ہر کام نجس ہے اس واسطے تیرے لئے یہ نجس بھی جائز ہے۔ تیرا کھانا پینا۔ اوڑھنا بچھونا۔ رہنا سہنا۔ سب نجس ہے۔ اس لئے بے شک تو نماز کو بھی نجس کر لے۔ لیکن جس شخص میں غیرت ہے۔ اور جو سمجھتا ہے۔ کہ جائز ہی نہیں۔ بلکہ ہر چیز میں طیب بھی دیکھنا چاہئے۔ وُہ ہرگز ایسا نہیں کریگا۔ جو شخص ایسا سوال کرتا ہے۔ اسے سوچنا چاہئے۔ اگر وُہ گرے پڑے ٹکڑے اور سبزی کے چھلکے کھانیکا فتویٰ پوچھیگا اور اسے کہا جائیگا۔ ان کا کھانا جائز ہے۔ مگر وُہ اس پر عمل نہیں کریگا۔ تو اس مسئلہ میں کیوں فتوے پوچھتا ہے۔ جب تک اس کی نیت خراب نہیں۔ وہ دراصل میری زبان کو پکڑنا چاہتا ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے۔ میں اُسے اس کے عمل سے پکڑ دونگا۔ وُہ اگر کہیگا۔ کہ تم نے کہا ہے۔ غیر مبایعین کے پیچھے نماز جائز ہے۔ تو میں کہونگا۔ کیا تم ہر جائز عمل کرتے ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے امام وُہ ہونا چاہئے۔ جو اتقیٰ ہو۔ تم جب یہ پسند کرتے ہو کہ اعلےٰ کھانا کھاؤ۔ عمدہ کپڑے پہنو۔ تو نماز کے لئے اعلےٰ امام کیوں نہیں چاہتے۔ اعلےٰ سے میری مراد ہر ایک کی

حیثیت کے مطابق اعلیٰ

ہے۔ زمیندار بھی اپنی حیثیت کے مطابق اعلےٰ کھا سکتے ہیں۔ اور عمدہ پہن سکتے ہیں۔ کھدر بھی اعلےٰ قسم کا ہوتا ہے۔ مگر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ایک زمیندار کے پاس پیسے ہوں۔ اور وہ دکاندار سے کہے۔ کہ مجھے ردی قسم کا کھدر دے [illegible] وہی کھدر لیگا۔ جو اُس کی آنکھوں کو اچھا لگے گا۔ اسی طرح اگر کوئی جوار بھی کھائیگا۔ تو دیکھیگا۔ کہ عمدہ قسم کی ہو۔ نہ یہ کہ وُہ ایسی تلاش کریگا جس میں آدھی مٹی ملی ہوئی ہو۔ حالانکہ ایسی بھی حرام نہیں۔ پس جب

ہر چیز میں سے اعلےٰ

کو پسند کیا جاتا ہے۔ اور ہر شخص کے معیار کے مطابق ادنیٰ و اعلیٰ درجے ہیں۔ اور ہر انسان اعلےٰ کو ہی پسند کرتا ہے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ امام وُہ ہونا چاہئے جو اتقیٰ ہو۔

تو دیکھنا چاہیئے۔ کیا غیر مبایعین اتقی ہو سکتے ہیں۔ اگر

خلافت کا احترام

ادنیٰ نیکی بھی سمجھی جائے۔ تو یہ یقینی بات ہے۔ کہ ایک غیر مبایع اسے ترک کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ خلافت کا احترام کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر اس کے علاوہ وُہ اگرچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ

کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ وُہ آپ کو اصل درجہ سے نیچے گراتے ہیں۔ اور ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے سورج چڑھا ہوا ہو۔ اور کوئی شخص کہے۔ سورج نہیں چڑھا ہوا۔ بلکہ تھوڑی سی روشنی ہے۔ شاید جگنو کی روشنی ہو۔ کیا ایسا شخص جسے سورج جگنو کی شکل میں نظر آئے۔ فوج میں بھرتی ہو سکتا ہے۔ بے شک وُہ اندھا تو نہیں۔ مگر پھر بھی

فوج کے قابل

نہیں۔ لیکن جو شخص خدا کے روحانی سورج کو دیکھکر کہتا ہے کہ جگنو ہے۔ اور ایک شخص کہتا ہے۔ یہ چونکہ روشنی کا تو اقرار کرتا ہے۔ اس لئے اس کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں کیا حرج ہے۔ وُہ کس طرح سمجھتا ہے۔ کہ

خدا تعالیٰ کی گرفت

سے بچ جائیگا۔ کیا خدا تعالےٰ اس سے یہ نہ پوچھیگا۔ کہ اور کونسی تمام جائز چیزوں کو تم نے اختیار کیا۔ کہ اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا۔ اللہ تعالےٰ نے جائز تو بہت کچھ کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی احسن کو اختیار کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اور اگر کوئی اعلےٰ اور احسن کو چھوڑ کر عمداً ادنیٰ کو اختیار کرتا ہے۔ تو یقیناً

نیکی کا استخفاف

کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا ایمان کبھی سلامت نہیں رہ سکتا اس کی روحانی صحت ضرور خراب ہو جائیگی جس طرح ایک شخص کو جو عمدہ غذا کھانے اور عمدہ ہوا میں رہنے کا عادی ہو۔ اگر ادنےٰ غذا ملنے لگے۔ اور اسے ایسی جگہ رکھا جائے جہاں صاف اور عمدہ ہوا نہ مل سکے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس کی صحت خراب ہو جائے۔

پھر غیر مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوئی خاص ضرورت ہو۔ تو امر مجبوری ہے۔ اگر ساری دنیا پر غیر مبایع ہی ہوتے۔ تو کوئی کہہ سکتا تھا۔ مبایع تو شاید ہی کسی جگہ کوئی ملیگے اس لئے اس جواز سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو کیا کریں۔ مگر جب صورت یہ ہے۔ کہ سارے ہندوستان میں

شاید ہی چند مقامات

ایسے ہوں۔ جہاں یہ لوگ کچھ نمایاں ہوں۔ ورنہ اول تو کہیں ان کا نشان ہی نہیں ملتا۔ اور اگر کہیں ہوں بھی۔ تو بالکل غیر اہم حیثیت میں ہیں اور اگر بیس پچیس مقامات پر بھی ہوں۔ تو بھی مبایعین کے مقابلہ میں انکی حیثیت ہی کیا ہے۔

لاہور میں

جہاں ان کا مرکز ہے۔ ان سے ہماری جماعت بہت زیادہ ہے۔ پھر کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ کوئی اپنے راستہ سے ہٹکر خاص طور پر ان کی تلاش کرے۔ جب تک کہ اس کے اپنے اندر بھی کوئی رگ غیر مبایعیت کی نہ ہو۔ اور کند ہم جنس باہم جنس پرواز والا مضمون نہ ہو۔

ایسے سوالات کرنیوالوں سے میں یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا

لنگڑا اور کانا گھوڑا

گھوڑا نہیں۔ ہے اور ضرور ہے۔ لیکن کیا تم گھوڑا خریدتے وقت اسے خریدتے ہو۔ اسی طرح کسی غیر مبایع کے پیچھے نماز پڑھنا بھی نماز تو ہے۔ مگر اندھی اور لنگڑی۔ لولی۔ اگر تم باقی چیزیں بھی لنگڑی اور لولی اختیار کرتے ہو۔ تو اسے بھی اختیار کر لو۔ لیکن اگر ہر چیز میں سے بہتر بلکہ بہترین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ نماز وُہ چاہتے ہو۔ جو لنگڑی ہو۔ یاد رکھو۔ کہ سورج کو جگنو دیکھنے والے ہزاروں آدمی ایک ایسے شخص کے مقابلہ میں جو سورج کو اپنی اصلی شان میں دیکھتا ہے، کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

ایک زمانہ تھا۔ جب یہ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ ننانوے فیصدی احمدی ہمارے ساتھ ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کا فضل ہم پر ہوا۔ اور اس نے ہمیں زیادہ کر دیا۔ تو اب وہی لوگ جو کبھی اپنی کثرت کو نہایت فخر سے پیش کیا کرتے تھے۔ کہہ رہے ہیں۔ کہ اکثرھم الفٰسقون۔ کثرت فاسقوں کی ہوتی ہے۔ شیعہ کہا کرتے ہیں۔ کہ مسلمان صرف ۲½ ہی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے مقابل میں یہ دلیل پیش کیا کرتے تھے۔ کہ ایسا عقیدہ رکھنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

قوت قدسیہ پر حرف

آتا ہے۔ لیکن یہی بات آج وُہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ میں نے کل ہی پیغام کا ایک پرچہ پڑھا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی جماعت کا

ایک کثیر حصہ

گمراہ ہو گیا ہے۔ بفرض محال اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہ مانا جائے۔ صرف مسیح موعود۔ مہدی اور مجدد ہی مانا جائے۔ تو کیا یہ کہنے سے کہ آپ کی جماعت کے اکثر افراد گمراہ ہو گئے۔ آپ پر وُہی اعتراض نہیں آتا۔ جو شیعوں کے عقیدہ سے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آتا ہے۔

عجیب بات ہے۔ کہ عبد الحکیم مرتد نے جب یہ اعتراض کیا۔ کہ مرزا صاحب کی جماعت کے اکثر لوگ گندے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس کی پر زور تردید فرمائی۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ میری جماعت میں سے

اکثر صحابہ کا نمونہ

ہیں۔ مگر آج وُہ لوگ جو آپ کو ماننے کے مدعی ہیں۔ وہی کہہ رہے ہیں۔ جو عبد الحکیم نے کہا تھا۔ کیا اس کے صاف معنے یہ نہیں۔ کہ ان کے نزدیک عبد الحکیم سچا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے۔ بہرحال آج ہماری کثرت کا

دشمن کو بھی اعتراف

ہے۔ پھر کیا ضرورت ہے۔ کہ اقلیت کو تلاش کر کے اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ پھر ان لوگوں کے پیچھے جن کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ مبایعین کے پیچھے نماز حرام ہے۔ اس کے مقابل پر اگر ہم بھی ایسا ہی فتوےٰ دیدیں۔ تو فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم کے ماتحت ہم پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں نے ایسا فتویٰ کبھی نہیں دیا۔ بغداد سے ایک غیر مبایع نے یہ فتویٰ دریافت کیا۔ کہ یہاں مبایعین کی جماعت ہے۔ اور میں اکیلا ہوں۔ اور نماز باجماعت کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ یا ان لوگوں کے ساتھ پڑھی جائے۔ اور یا غیر احمدیوں کے پیچھے۔ اس کا مولوی محمد علی صاحب نے اسے جو جواب دیا۔ اس میں یہ تو مجھے اس وقت یاد نہیں۔ کہ غیر احمدیوں کے متعلق کیا لکھا۔ مگر یہ تاکید کر دی۔ کہ

مبایع امام کے پیچھے نماز

نہ پڑھو۔ اس کا سوال غالباً نماز جمعہ کے متعلق ہی تھا۔ اور مولوی صاحب نے لکھا۔ کہ جمعہ نہ پڑھو۔ گھر میں ظہر کی نماز پڑھ لیا کرو۔ مگر مبایعین کے پیچھے جمعہ نہ پڑھو۔

اتنی تاریک دلی اور ظلمت کے بعد اور

انسانیت اور اسلام سے اس درجہ نفرت

کے بعد کہ ہمارا اسلام بھی انہیں کفر نظر آتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے۔ مگر ہم کلمہ بھی پڑھیں۔ تو ہمارے پیچھے ان کی نماز نہیں ہو سکتی۔ وہ روزانہ اس امر پر بحثیں کرتے ہیں۔ کہ کلمہ گو کافر نہیں ہو سکتا۔ مگر کوئی ان سے اتنا نہیں پوچھتا۔ کہ جب مبایع کلمہ گو ہیں۔ تو وُہی فتوے جو دوسروں کے متعلق دیتے ہیں۔ مبایعین کے متعلق کیوں بھُول جاتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے فتوے

محض بغض کی وجہ سے

ہیں۔ نہ کہ خدا اور اسلام کے لئے۔ ہم سے چونکہ انہیں انتہائی بغض ہے۔ اس لئے ہمارا اسلام بھی انہیں کفر نظر آتا ہے پس باوجود اس

انتہائی بغض

کے جو یقینی طور پر ہندوؤں میں بھی نہیں ہوگا اگر ایک بدترین دشمن ہندوؤں میں سے لیا جائے مثلاً ایک بدترین دشمن پیغامیوں میں سے لیا جائے۔ ایک بدترین دشمن عیسائیوں میں سے لیا جائے

ایک بدترین دشمن دہریوں سے لیا جائے۔ اور ایک بدترین دشمن پیغامیوں سے لیا جائے۔ تو یقیناً پیغامی دشمنی اور بغض میں دہریہ عیسائی اور ہندو سے بھی بڑھا ہوا ہوگا۔

ان کے غالی ممبر[1]

بغض کے مجسمے

ہیں۔ اگر کسی نے زمین پر چلتی پھرتی

دوزخ کی آگ

دیکھنی ہو۔ تو ان لوگوں کو دیکھ لے۔ میں نہیں سمجھتا۔ ان سے زیادہ بغض اور کینہ والے لوگ کبھی دنیا میں ہوئے ہوں۔ ممکن ہے۔ کبھی ہوئے ہوں۔ اور تاریخ والوں نے دوزخ کی اس آگ سے آئندہ نسلوں کو محفوظ اور بے خبر رکھنے کے لئے ان کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ان لوگوں کا بغض سب سے بڑھا ہوا ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر میں نے ان کے

بغض کی ایک مثال

پیش کی تھی۔ کہ کسطرح یہ لوگ ہمیں بدنام کرنے کے لئے

بدترین قسم کا جھوٹ

بولنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس پر پیغام صلح نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ کہ

مرزا مظفر بیگ ایک نو آموز چھوٹے ایڈیٹر تھے۔ ان سے کسی غلطی کا سرزد ہو جانا بہت ممکن بلکہ اقتضاء عمر تھا۔ خواہ مخواہ مختصر سے مرزا کے خلاف یوں اظہار غیظ و غضب کیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ۔ دیکھو! یہ کتنے عجیب لوگ ہیں۔ کہ ایک ناتجربہ کار اور نو آموز جھوٹ بولنے والے اس پر اس قدر ناراض ہوگئے۔ گویا وہ چونکہ ناتجربہ کار تھا۔ اس لئے اس نے ایسا جھوٹ بول دیا جس پر گرفت ہو سکی۔ اور ایڈیٹر پیغام کا یہ مطلب ہے۔ کہ مزا تو جب ہے۔ کہ ایڈیٹر پیغام جیسے تجربہ کار کا جھوٹ پکڑیں۔ پیغام کے چھوٹے ایڈیٹر کو تو اتنی سمجھ نہ تھی۔ کہ جھوٹ میں دس فیصدی سچ بھی ملا لینا چاہیئے۔ اس لئے اس نے سو فیصدی جھوٹ بول دیا پس مظفر بیگ پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہ ناتجربہ کار اور نو آموز تھا۔ وہ ابھی امیر صاحب کے زیر تربیت ہے جب وہ تجربہ حاصل کرے گا۔ اس وقت اگر اس کا جھوٹ پکڑ لو۔ تو پھر ناراض ہونے کا حق ہوگا۔ ایسی

گندی ذہنیت

رکھنے والے لوگوں کے متعلق کرید کرید کر یہ پوچھنا۔ کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یا نہیں۔ سوائے اس کے کچھ معنی نہیں رکھتا۔ کہ

اپنے دل کا گند

ظاہر کیا جائے۔ شریعت کی حدود کو میں توڑ نہیں سکتا۔ اور چونکہ میرا مذہب بندوں کی خاطر نہیں۔ اس لئے میں یہ تو کہونگا۔ کہ جائز ہے جائز ہے۔ جائز ہے۔ مگر اسی طرح جس طرح روڑی پر سے گوبھی یا شلجم کے چھلکے اٹھا کر کھانا۔ یا گلی میں پڑے ہوئے ٹکڑے کھانا۔ جو شخص ان چیزوں کے جواز پر عمل کرتا ہے۔ اسے اس جواز پر عمل کرنے کا بھی حق ہے۔ ایک شخص نے کسی سے کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول سے کہو۔ جس طرح فلاں شخص کو

غیر احمدی کے پیچھے نماز

پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اسی طرح مجھے بھی دیدیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اس جیسے ہو جاؤ۔ پھر تمہیں بھی اجازت دیدونگا۔ وہ تو نماز پڑھتا ہی نہیں تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ نماز میں کھڑے ہونے کی اسے عادت ہی ہو جائے۔ اجازت دے دی تھی۔

اس سوال کو دریافت کرنے والے

ایک کشمیری دوست

ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ اپنے بعض اور دوستوں کی طرف سے یہ سوال دریافت کیا ہے۔ میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ ان کے ملک میں سیب بہت ہوتا ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ انہوں نے بازار میں جا کر دوکاندار سے کہا ہو۔ کہ جو

رڈی سے رڈی سیب

تمہارے پاس ہوں۔ وہ مجھے دیدو۔ یا ان کے ملک میں لوگ چاول زیادہ کھاتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی

ناقص درجہ کے چاول

خریدنے کی خواہش کی ہے۔ یا انہوں نے قصاب کی دوکان پر جا کر یہ کہا ہے۔ کہ کل کا گوشت ہو۔ تو دیدو۔ اور اگر پرسوں کا ہو۔ تو وہ اور بھی بہتر ہے۔ اور اگر پندرہ بیس یوم کا پڑا ہوا ہو۔ جس میں کیڑے بھی پیدا ہو گئے ہوں۔ تو وہ بہت ہی اچھا ہے۔ وہ جس دن یہ طریق عمل اختیار کریں گے۔ اس وقت میں موٹے حروف میں ان کے سوال کا یہ جواب لکھوا کر انہیں بھجوا دونگا۔ کہ جائز ہے۔ اور تم اپنا رستہ چھوڑ کر بھی ان کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ لیکن جب وہ ایسی اشیاء کے متعلق بھی جن کا مزا ایک منٹ سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتا جواز کو استعمال نہیں کرتے۔ تو نماز جیسی چیز کے لئے وہ مجھ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

کیوں تڑواتے ہیں۔ کہ امام وہ ہونا چاہیئے۔ جو اتقیٰ ہو۔

---

[1] ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اختلاف کو دشمنی کا موجب نہیں بنایا۔ جیسے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم اور ان کی اولاد۔ اسی طرح ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ سید عبدالجبار شاہ صاحب سابق بادشاہ سوات۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ہدایت کا راستہ کھول دے۔ اور اس گروہ سے ان کو نکال لے۔ مرزا محمود احمد

احمدی مبلغ ماریشس کی تبلیغی کارگذاری

۱۰ نومبر کو ایک احمدی کی تدفین کے موقعہ پر قبرستان میں جہاں ان کے غیر احمدی رشتہ دار بھی موجود تھے۔ ایک مختصر سی تقریر کی جس میں یہ بتلایا۔ کہ اگر ہندو اور پارسی یہ اعتراض کریں۔ کہ تمہارے قرآن میں جو لکھا ہے۔ ثم اماته فاقبره کہ خدا انسان کو مارتا ہے۔ پھر اسے قبر میں ڈالتا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ ہمارا کوئی آدمی قبر میں نہیں جاتا۔ بلکہ ہم میت کو جلا دیتے۔ یا پرندوں کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ اس سوال کا جواب سمجھایا گیا۔ ۸ نومبر کو سینٹ پیئر گیا۔ اور الٰہی بخش صاحب بھنو کے مکان پر جماعت کے لوگوں میں وعظ کیا۔ ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلائی۔

۱۱ نومبر کو دارالسلام میں جنگ عظیم کی صلح کے متعلق جلسہ کیا گیا جس میں آیت ان من قرية الا نحن مهلكوها اور وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا کی تشریح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی چند پیشگوئیوں کو پیش کر کے جن میں جنگ عظیم کی بھی پیشگوئی تھی۔ آپ کے دعویٰ کی صداقت ظاہر کی گئی

۱۲ نومبر چندہ خاص کی رقم وصول کر کے قادیان روانہ کی گئی۔

۱۳ نومبر کو افضل جہانگیر کے مکان پر ضرورت انبیاء اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر تقریر کی۔ ان کے والد کی وفات کی وجہ سے کافی لوگ جمع تھے۔ ۱۵ نومبر کو شہر پورٹ لوئیس میں عیسائیوں کے متعلق اشتہارات تقسیم کئے۔ ایک سیٹھ صاحب سے گفتگو ہوئی۔ پہلے علاوہ سیرت نبوی کے متعلق کچھ ذکر ہوتا رہا۔ پھر اختلافی مسائل کے متعلق گفتگو ہوئی۔

سیرت نبوی کے جلسہ کے بعد پورٹ لوئیس کے متعصب لوگوں نے مسلم کلب کے نوجوانوں پر دباؤ ڈالکو میرا میل جول بند کرا دیا۔ چونکہ ہمارے مقابلہ میں دلائل کے ساتھ ان میں سے کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے جہاں ان کا بس چلتا ہے۔ ہمارے خلاف ناجائز دباؤ اور سختی سے کام لیتے ہیں

۲۸ نومبر کو پورٹ لوئیس میں ماسٹر نوریا صاحب کے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے مکان پر جمعہ پڑھایا۔ میں مدت سے اس فکر میں تھا۔ کہ شہر میں جو دو چار احمدی ہیں۔ کسی ایک جگہ ان کے جمعہ پڑھنے کا انتظام ہو جائے خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ مکان والے بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ اب اس مکان کے ایک حصہ میں ایک مسلمان سیٹھ کرایہ پر آگیا ہے۔ اس نے ایک دوسرا کمرہ ہمیں دیدیا ہے۔ یہ تینوں بھائی احمدیت کی طرف بہت مائل ہیں۔ سورہ فاتحہ کی دعا کی تشریح کرتے ہوئے خطبہ میں میں نے بتلایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق تو یہ دعا قبول ہو چکی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو بادشاہت اور نبوت دونوں قسم کے انعامات عطا فرمائے تھے۔ چنانچہ آپ نے قبل انّنی هدانی ربی الی صراط مستقیم کے مطابق اس کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ باوجود اس کے آپ یہ دعا کرتے رہے۔ تو اپنی امت کیلئے۔ تاکہ اسے بھی یہ دونوں قسم کے انعام حاصل ہوں۔ ۲۹ نومبر کو ملا دبیرمین بھائی موسیٰ صاحب کے مکان پر تقریر ہوئی۔ غیر احمدی بھی موجود تھے دو نوجوانوں نے باوجود اپنے باپ کے سخت ظلم و ستم اور مخالفت کے بیعت کی۔ خاکسار حافظ جمال احمد از دارالسلام ماریشس ۱۹۳۰ء

اسلام میں عورت پر الہام

پروفیسر رام دیو کی غلط بیانی

ہندو مذہب میں عورت کے ساتھ جو ذلیل کن سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اور جس درجہ اس کی توہین کی گئی ہے۔ اپنے و بیگانے سب اس کے شاکی ہیں۔ وہ قوانین جن میں عورت کو ناپاک۔ قابل نفرت اور تمدنی اور مذہبی حقوق سے محروم قرار دیا گیا ہے۔ ہندو ازم کے ماتھے پر بدنما دھبہ ہیں۔ ہندو متقدمین کا تشدد بجائے خود گھناؤنا فعل تھا۔ لیکن پنڈت دیانند بانی آریہ سماج نے اس میں جو اضافہ کیا۔ اور جس طرح عورت کی عزت و عصمت تک کو خاک میں ملا دیا۔ وہ ایسا داغ نہیں جس کو آریہ سماج یا اس کے مقرر و مصنف دور کر سکیں۔

اسلام اس بارہ میں جو شاندار امتیازات رکھتا ہے۔ اور عورت کے لئے جو بلند ترین مقام مذہبی اور تمدنی حیثیت میں مقرر کرتا ہے وہ ہندو دیویوں کے لئے بھی باعث رشک ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ بلکہ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آریہ سماجی کس غلط طریق سے اسلام کی اس نمایاں اور امتیازی خصوصیت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ پروفیسر رامدیو صاحب ایم۔ اے نے ایک جگہ لکھا ہے

"سنسار کے اور کسی بھی ملک اور مذہبی فرقے میں کبھی بھی کسی عورت کو الہام ہونیکا ذکر نہیں ملتا۔ الہام جب کبھی ہوتا ہے۔ تو مرد کو۔ لیکن وید کی بہت سی استری رشی بھی ہیں۔ ہماری رائے میں ان استریوں نے وید کے ان سوکتوں کے ارتھوں کا سب سے پہلے گیان پراپت کیا تھا۔ لیکن جو لوگ وید کو رشیوں کا بنا ہوا مانتے ہیں۔ وہ جس سوکت پر جس رشی کا نام درج ہے۔ اس کو اس کا بنانیوالا مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں تو وید کے بہت سے سوکت عورتوں نے ہی بنائے تھے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کسی دوسری الہامی سمجھی جانیوالی مذہبی کتاب میں کسی عورت کو ایسی جگہ ملی ہے؟" (پرتاپ کرشن نمبر ۲۸ اگست ۱۹۲۹ء)

گویا آپ کے نزدیک اگرچہ ویدک دھرم میں عورت کو صرف یہ مرتبہ ملا ہے۔ کہ اس نے وید کے منتر کو سمجھ لیا۔ اور سب سے پہلے سمجھ لیا۔ لیکن دوسرے کسی مذہب یا مذہبی کتاب میں عورت کے الہام کا ذکر نہیں ہے۔

آریہ سماج کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وید چار رشیوں۔ وایو۔ انگرا۔ اگنی اور رادت پر نازل ہوئے تھے۔ جو چاروں مرد ہیں۔ ایک بھی عورت نہیں۔ ان ویدوں کو اگر ان رشیوں نے نہیں سمجھا یا ان کو انکے سوکتوں کا گیان پراپت نہیں ہوا۔ تو ویدوں کی حفاظت عقلاً بھی ناممکن ہے۔ اگر انہوں نے سمجھ لیا تھا تو "استری رشی" کی خصوصیت کیا رہی؟ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا۔ کہ عورتوں نے بھی وید سمجھ لیا۔ پس پروفیسر صاحب کے الفاظ میں عورت کو جو بلند سے بلند مقام از روئے وید حاصل ہے۔ وہ صرف وید کے بعض سوکتوں کے سمجھنے کا ہے۔ و بس۔ باقی یہ خیال کہ ان منتروں کو عورتوں نے ہی بنایا۔ خود قدامت وید پر کاری ضرب ہے۔ جو بعض محقق ہندوؤں کی طرف سے لگائی جا رہی ہے۔ اور اس طرح آریہ سماج کے عقائد کے مطابق ویدوں کا خدائی کلام ہونا باطل ٹھہرتا ہے۔

پروفیسر صاحب نے عورت کے الہام کے متعلق جو دیگر مذاہب کی طرف سے بیان دیا ہے۔ وہ سراسر باطل، غلط اور انکی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ یہودیت اور عیسائیت بھی عورت کے الہام کی قائل ہے لیکن جس وضاحت سے اسلام نے عورت پر نزول الہام کی تصریح کی ہے۔ وہ ایسی چیز نہیں جسے اسلام کا سرسری مطالعہ کرنیوالا بھی نظر انداز کر سکے۔ خود قرآن مجید میں فرمایا۔ واوحینا الی ام موسٰی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین (القصص ع ۱) کہ ہم نے حضرت موسٰی کی والدہ کو وحی کی۔ کہ اس بچے کو دودھ پلاتی رہ۔ ہاں جب تجھے اس کے متعلق خطرہ محسوس ہو۔ تو اسکو دریا میں ڈالدے۔ اور خوف و حزن نہ کر۔ ہم ضرور اس کو تیرے پاس لائینگے۔ اور اس کو رسول بنائینگے۔

پھر حضرت مریمؑ پر نزول الہام کا متعدد مقامات پر قرآن پاک میں ذکر موجود ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے عام قانون بتا دیا ہے۔ کہ مومن مرد و عورت خوف و حزن کے وقت خدا تعالیٰ سے بشارت والا الہام پاتے ہیں۔ اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور اسی کے ماتحت اسلام میں ہزارہا عورتیں گذری ہیں۔ جن پر خدا کا الہام نازل ہوا۔ اور انہوں نے اسلام کی سچائی پر گواہی دی۔ ہمیں فخر ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جس طرح اس زمانہ میں اسکی زندگی کا گواہ خدا تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔ جو اس وقت کے عظیم الشان نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اور اسکے اتباع کو بھی ملا۔ اور جماعت احمدیہ کے بیسیوں مردوں نے اس نعمت سے حصہ وافر پایا۔ اسی طرح سے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اور پارسا عورتوں پر الہام نازل ہوئے۔ اور نازل ہو رہے ہیں۔ اگر آریہ سماج یا پروفیسر صاحب کو حوصلہ ہو۔ تو اس بات میں بھی ہندو اور آریہ عورتوں کا مقابلہ احمدی خواتین سے کرکے دیکھ لیں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آریہ عورتوں میں ایک بھی ایسی نہیں ہے جس نے کبھی قبولیت دعا کا نمونہ دیکھا ہو۔ یا اس پر خدا تعالیٰ کا زندہ کلام اترا ہو

خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری قادیان

پردۂ نسواں اور مہاراجہ صاحب بردوان

اگرچہ اسلامی پردہ کے خلاف ہندو اخبارات اور ہندو پرچارک وقتاً فوقتاً بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ اور اسے نسوانی ترقی میں روڑے اٹکانے والا تصور کرتے ہیں۔ لیکن بعض روشن خیال اور غیرت مند اصحاب ان میں ایسے بھی موجود ہیں۔ جو پردہ نسواں کے فوائد کو دوربین نگاہ سے دیکھکر اسے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مہاراجہ صاحب بردوان نے مغربی عورتوں کی بے جا آزادی اور اس میں ان کی تباہی دیکھتے ہوئے لندن کے ایک اخباری نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔

"پردہ سسٹم کے متعلق انگلستان میں بھی بڑی لے دے ہو رہی ہے۔ اور ہندوستانیوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی بیویوں کو چار دیواری میں بند رکھتے ہیں۔ اور مردوں کے سامنے نہیں ہونے دیتے۔ یہ ظلم ہے۔ انہیں مغربی عورتوں کی طرح آزادی ملنی چاہیئے۔ لیکن ایک غیر جانبدار نکتہ چین کی حیثیت میں پردہ سسٹم کے متعلق چند واقعات پیش کرتے ہوئے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرونگا۔ کہ پردہ سسٹم نے ہندوستانیوں کو بہت حد تک فائدہ پہونچایا ہے۔ ایک انگریز نکتہ چین پردہ سسٹم پر اظہار خیال کرتے وقت قدرتی طور پر ولایتی عورت کو اپنے سامنے رکھیگا۔ اور اپنے دل میں یہی خیال رکھے گا۔ کہ مغربی عورتوں کے لئے پردہ کی رسم ایک ناقابل برداشت لعنت ہے۔ وہ مجلسی سرگرمیوں۔ دعوتوں۔ میلوں اور دیگر دلچسپیوں میں حصہ نہیں لے سکیں گی۔ لیکن ایک مشرقی عورت اور مغربی عورت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستانی عورتوں کے سامنے اس قسم کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ اگر پردہ سسٹم اڑا دیا جائے۔ تو ہندوستانی عورتوں میں کوئی خصوصیت نہیں رہتی۔ ان کی سرگرمیاں گھر کی چاردیواری تک محدود ہیں۔ پردہ اڑ جانے سے وہ کھلے بندوں گلیوں میں پھرینگی۔ اور بس۔ اس صورت میں فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا۔ مغرب نے پردہ اتار کر ہمیں طلاق سکھایا ہے اور بتایا ہے۔ کہ ایسی شادیاں نہ صرف عارضی بلکہ دکھ و تکلیف دہ بھی ہوتی ہیں۔ مغرب کی عورتیں روز بروز اپنے فرائض سے پرے جا رہی ہیں۔ قدرت نے ماں اور بیوی کے فرائض ان کے لئے مخصوص رکھے ہیں۔ لیکن وہ ان سے بھی منکر ہو رہی ہیں۔ اگر پردہ کی رسم اڑا دی جائے۔ تو ہندوستانی عورتیں سب سے پہلے اعتراض کرینگی .... وہ وقت نزدیک آرہا ہے۔ جب مغرب مشرق کی بزرگی کا قائل ہو جائیگا اور گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے پردہ کے سامنے سر جھکائیگا۔" (اخبار پرتاپ ۸ جنوری ۱۹۳۱ء)

پردہ نسواں کے متعلق یہ ایک ہندو مہاراجہ صاحب کے خیالات ہیں۔ اور نہایت سلجھے ہوئے خیالات ہیں۔ وہ ہندو جو پردہ کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی مثالیں پیش کرکے جو مغربی رو میں بہ جانے کی وجہ سے اسلام کے احکام کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ کہا کرتے ہیں۔ کہ پردہ نسواں دنیا سے اٹھ چکا۔ اور اس کے نقصانات ظاہر ہو گئے۔ انہیں ان خیالات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ مغربی عورتوں کی بے پردگی۔ اور مشرقی عورتوں کی پردہ داری کا موازنہ کس خوبی سے کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ مغرب میں عورتوں کی بیجا آزادی اس حد کو پہنچ چکی ہے۔ اور وہاں بے پردگی اس قدر نقصان رساں ثابت ہو چکی ہے کہ ہر ایک غور و فکر کرنیوالا انسان اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اسکے مقابلہ میں مشرقی عورتوں کے پردہ کی فضیلت کا اسے اعتراف کرنا پڑتا ہے

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس کنارسی رونس نہایت ہی بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ماہواری ایام میں درد کثرت یا قلت حیض۔ حمل نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار میں نہایت مفید ہے۔ تکان دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے عہ فی شیشی علاوہ محصولڈاک تین شیشی صہ چھ شیشی عہ ::

سرمہ نورانی آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ گکرے بصارت کی کمزوری آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ پانی بہنا سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عہ فی تولہ ::

دلکشا سنون دانتوں کی صفائی مسوڑوں کی مضبوطی خون کے روکنے منہ کی بو دانتوں کے ہلنے اور ان کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو عہ ::

دلکشا ہیر آئل بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت و مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ اور تین شیشی معہ علاوہ محصولڈاک ::

دلکشا عطر ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر طیار کیے جاتے ہیں ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر ۸ آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیج کر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کرلیں فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ::

ملنے کا پتہ:- **منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

ہماری ایجاد کے متعلق ایک معزز کی رائے ہے

میں نے اپنے گھر میں سرمہ نورانی استعمال کرایا ہے۔ جو دلکشا پرفیومری کمپنی کا تیار کردہ ہے۔ آنکھوں کی درد۔ کھجلی۔ پانی بہنا۔ وغیرہ سب امراض کیلئے اسے بہت مفید پایا ہے احباب اسے پورے وثوق اور اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں :-

مولوی عبد الرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنے کا

ذریعہ اس وقت یہ ہے۔ کہ آپ امریکہ کے سربند سیکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس کی تجارت کریں۔ اب ہم نے قیمتوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یعنی مردانہ نافٹ گرم کوٹ درجہ اول یکصد کوٹوں کی امریکن سربند گانٹھ کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ اور مردانہ اوورکوٹ پچاس عدد کی گانٹھ قیمت یکصد اسی روپے ہے ::

مختلف قسم کے خوشنما اور عمدہ کٹ پیس کی گانٹھیں جو یہاں تیار اور بند کی جاتی ہیں۔ قیمت یکصد پچاس روپیہ پچیس فی صدی پیشگی آنے پر مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ مال گاڑی کا کرایہ بذمہ کمپنی ہوگا اگر آپ پانصد روپیہ تک بارہ فی صدی سالانہ شرح منافع پر روپیہ لگا دیں۔ تو آپ کو منافع کے علاوہ اسی مالیت کا مال بھی بھیج دیا جاوے گا۔ جو مال فروخت سے بچ جاوے۔ واپس لے لیا جاوے گا۔ مستعد ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے :-

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸

تار کا پتہ:- Victorious

غیبی فرشتہ یعنی رفیق حجاز

بڑے بڑے پیالے مت پیو۔ صرف رفیق حجاز کا ۲ رتی استعمال کیا کرو

یہ جوہر خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو سمندری سفر یا غیر ملکوں کا سفر اختیار کرتے ہوں۔ ایک سچا رفیق ہے۔ کیونکہ سمندری آب و ہوا اور غیر ملکوں کی آب و ہوا کے بد اثر سے با وجود تغیر تمام قسم کی اچانک ہو جانیوالی امراض مثل۔ قے ڈاکی اور تمام قسم کے اندرونی درد پیٹ و بد ہضمی و بھوک و کمی خون و ہیضہ و دانت درد وغیرہ وغیرہ کی شکایات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور منٹوں میں آرام دیکر مریض کو حقیقی راحت بخشتا ہے۔ کم از کم مذکورہ امراض کا نیر بہدف اور واحد علاج ہے۔ ہر گھر اور ہر شخص کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ خانگی طبیب کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک (نوٹ) یہ نسخے کسی ایرے وغیرے کے اختراع کردہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے خاندانی اور نامدار اطبا کے مستند اور پشت ہا پشت سے ہمارے ہاں چلے آتے ہیں۔ اور زیادہ مفید ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہم مفردات دوا یہ عام پنساریوں اور دوافروشوں سے پرانی اور گلی سڑی لیکر استعمال نہیں کرتے بلکہ براہ راست ہندوستانی دواخانہ دہلی سے مفردات دوا یہ منگوا کر خود اپنے ہاتھ سے اپنے مرکبات تیار کرتے ہیں۔ اور رفاہ عام کی خاطر دگنا تگنا کرایہ برداشت کرتے ہیں :- **یار غار عرف حب جادو**

نام سے ظاہر ہے۔ تمام بادی۔ بلغمی امراض اور ہر قسم کے جوڑوں کے درد و درد مثل۔ حبولہ گنٹھیا نقرس رنگیلن غرضیکہ دانت درد تک وغیرہ وغیرہ کا قلع قمع کرنے میں لاثانی ہیں۔ ان ہی کے متعلق مہاراجہ دھنونتری کا قول ہے کہ چوسٹھ بادچو بہتر سول :: کہے دھنونتر ہے نہ مول :: یہ ہر دو دوائیں ہر گھر میں رکھکر حکیموں کو کہہ دیجیئے۔ کہ چلتے پھرتے نظر آویں۔ کم از کم پچیس امراض کا تو حکمی علاج ہے بجز چھوڑ ہر بیہے جانور دیکھے کاٹے تک تو تریاق ہیں۔ آپنے جہاں ہزاروں کھوئے ہیں۔ ایکدفعہ ان کی آزمائش کیجیئے:- **حکیم ایمانی سوداگر نو بہ ٹیک سنگھ** ضلع لائل پور

قادیان کے نایاب تحفے

اس عنوان سے ایک اشتہار الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۰ء میں چھپ چکا ہے۔ ناظرین الفضل اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں

مصری حبیبی حمائل سنہری جلد	عصہ/	لاہوری جیبی حمائل	۹/	قرآن مجید لاہوری جلد چرمی	عہ/
ولایتی چمڑے کی نرم	عہ/	قبولیت دعا کے چھیاسی گر	۱/	جلد کپڑا	عہ
روسی جیبی حمائل مجلد	۱۳/	درثمین اردو مکمل	۳/	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	
ولایتی چمڑے کی	عنصہ	اسلامی اصول کی فلاسفی بعفوٹو	۴/	کی صداقت کے بادنشان مرتبہ مولانا شمس	۲/

ایس۔ ایم عنایت اللہ پروپرائٹر نصیر بک ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

محافظ اٹھرا گولیاں
گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیاں۔ پنجاب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایکروپیہ چار آنہ (عہ/)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایکروپیہ لیا جاویگا

حب مقوی اعصاب
فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے۔ رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں:۔

قیمت پچیس گولیاں ایکروپیہ آٹھ آنے

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ
حضرت خلیفہ اول رض کا اسم باسمٰی

قیمت فی تولہ دو روپے

سرمہ نور
رجسٹرڈ

چھ ماشہ ایک روپیہ

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں بصارت کم نہ ہو۔ کیچ رطوبت اور چرک آلودہ نہ رہیں۔ تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ ہزارہا شہادتوں نے ثابت کر دیا ہے۔ اور تجربہ بھی آپ کو واضح کر دے گا کہ ضعف بصر۔ دھند غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ سرخی۔ ناخونہ۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ گوہانجنی۔ پڑبال غرض کل امراض چشم کا واحد علاج ہے۔

سنیاسی ٹوٹکہ
قیمت دو روپیہ

بواسیر خونی ہو۔ یا بادی۔ مسّے خواہ کس قدر تکلیف دیتے ہوں خون سیروں جاتا ہو۔ چند دنوں میں ہر قسم کی بواسیر بغیر تکلیف کے جڑھ سے دور ہو کر بفضل خدا ہمیشہ کیلئے دائمی نجات حاصل ہو جاتی ہے

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

تفریح طبع اور پورا منافع

اگر خواہش ہو۔ تو ہماری سینما فلم کمپنی کا حصہ خریدیں۔ جو صرف دس روپیہ کا ہے۔ اور پانچ ماہ میں قابل ادائیگی ہے۔

قواعد طلب کریں

دی نیو ایسٹرن سینوٹوگراف کمپنی
لمیٹیڈ فورٹ بمبئی

خوشخبری

جن حضرات کو سائن بورڈ و شیشہ جات وغیرہ بنوانے کی ضرورت ہو تو ایک بار اس خاکسار کے یہاں سے بنوا کر دیکھیں۔ ہمارے یہاں نہایت صفائی سے کام کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے مستحکم رنگ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ جلد خراب نہیں ہو سکتا۔ اور سائن بورڈ کی گارنٹی ایک سال کی ہوگی۔ جن حضرات کو ضرورت ہو مہربانی کر کے اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ شیخ محمد دین بمعرفت شیخ محمد نفیس عمارت پینٹنگ ڈس نمبر ۲۳

نایاب تحفہ

جیلانی منجن مجربہ عالیجناب خانصاحب حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب شمس الاطباء۔ ناظرین ہم نے یہ منجن پبلک کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس نامراد بیماری پائیوریا جو کہ انسان کو بہت سی متعدی بیماریوں کا شکار بنا دیتی ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ہم نے بڑی جانفشانی اور محنت سے جیلانی منجن تیار کیا ہے۔ دانتوں میں خواہ کتنا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اس کے ایک دفعہ ملنے سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے درد دور ہو جاتا ہے۔ اور خصوصاً دانتوں سے خون آنا۔ اور مسوڑوں سے پیپ آنا۔ اور ناسور ہو جانا اور منہ سے بدبو آنا کا حکمی اور شرطیہ علاج ہے۔ اگر آپ اس مہلک مرض پائیوریا سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ تو جیلانی منجن استعمال کریں۔ جو شخص یہ ثابت کر دے کہ جیلانی منجن پائیوریا کے لئے مجرب نہیں ہے۔ اس کو مبلغ ۲۵ روپے نقد انعام۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ استعمال سے حق اور باطل عیاں ہو جائیگا قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک نوٹ۔ یکمشت پانچ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ ایجنٹوں سے خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ شفاخانہ جیلانی گمٹی بازار لاہور۔ نیز اس دواخانہ سے ہر یونانی۔ ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات مقابلتاً ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۹ جنوری۔ ڈیفینس سب کمیٹی کے اجلاس میں وزیر مستعرات نے اپنی تقریر میں ایک انڈین سینڈہرسٹ قائم کرنے کی سکیم کے متعلق حکومت برطانیہ کی تائید و حمایت کی۔ اگرچہ مسٹر جناح نے بیان کیا۔ کہ ہندوستان ان تمام فوجی افسروں کو جن کی اُسے ضرورت پیش آئے۔ مہیا کرنے کے بخوبی قابل ہے۔ لیکن کمیٹی کے متعدد ارکان نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ برطانی افسروں کو فوجوں سے کامل طور پر خارج کر دینا منظور نہیں۔ اگرچہ یہ ناقابل عمل ہی کیوں نہ ہو۔

لنڈن۔ ۹ جنوری۔ آج مدافعت کی سب کمیٹی میں ولولہ انگیز انکشاف ہوا۔ ایک ہندوستانی نے بر سر اجلاس ظاہر کیا۔ کہ انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی کے تقرر سے پانچ سال پیشتر حکومت ہند نے فنون جنگ کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ کہ کس قدر عرصہ میں ہندوستانی فوج کے تمام افسر ہندوستانی بنائے جا سکتے ہیں۔ ان ماہرین نے تحقیقات کے بعد رپورٹ کی۔ کہ یہ تجویز بیالیس سال میں پایہ تکمیل کو پہونچ سکتی ہے حکومت ہند نے فیصلہ کیا۔ کہ یہ رفتار ترقی بہت سُست ہے۔ اس لئے حکومت نے اس میعاد کو ۲۸ سال کر دیا۔ اور اسی کے مطابق ایک تجویز مرتب کر کے دفتر ہند میں بھیج دی گئی۔ لیکن وہاں اسے داخل دفتر کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آج بھی وُہ رپورٹ دبی ہوئی ہے۔ دفتر جنگ نے ایسا دباؤ ڈالا۔ کہ حکومت ہند بھی اس کا نام نہیں لے سکی اور اس وقت تک خاموش رہی۔ آج کے اجلاس میں اس کے پیش کرنے پر سخت زور دیا گیا۔ اگرچہ سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن ہندوستانی ارکان اپنے مطالبہ پر ڈٹے رہے اور آخر کار صاحب صدر رضا مند ہو گئے۔ کہ وُہ کوشش کرینگے اور اس سکیم کو بہم پہونچا کر سب کمیٹی میں پیش کر دینگے۔

دھلی۔ ۹ جنوری۔ وائسرائے ہند ۱۷ جنوری کو ڈھائی بجے بعد دوپہر اسمبلی میں تقریر کرینگے۔ اور صدارت کے امیدواروں کے نام اس سے ایک روز پیشتر پیش کر دیئے جائینگے۔ انتخاب صدر کا مسئلہ غالباً اسی وجہ سے معرض التوا میں ڈالا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک سات امیدواروں نے کھڑے ہونے کا ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔

بنارس۔ ۹ جنوری۔ گذشتہ رات کدائی چوک کے تھانہ میں دفعتہً بم کا دھماکا ہوا۔ شیشے کے ٹکڑے جو بم سے نکلے تھے۔ ایک کانسٹیبل کو لگے۔ جو دروازہ پر کھڑا تھا۔ خوش قسمتی سے وُہ بچ گیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

دھلی۔ ۱۰ جنوری۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ آج کل از سر نو یہ افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ کہ افغانستان میں عام بدامنی اور بدنظمی کا ایک طوفان برپا ہے۔ ان میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔ یہ افواہ بھی سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ شاہی خاندان کے افراد کابل سے چلے گئے ہیں۔

سلیم۔ ۱۰ جنوری۔ جب یہاں مسٹر قادر حسین کپتان مسلم والنٹیر کور نے مولانا محمد علی کے انتقال کی خبر سُنی۔ تو اسی وقت زمین پر گر کر جاں بحق ہو گیا۔ اسے کوئی بیماری نہ تھی۔

لنڈن۔ ۹ جنوری۔ آج نواب صاحب بھوپال اور مسٹر سری نواس شاستری کو ایڈنبرا کی آزادی عطا کرنے کی رسم ادا کی گئی۔

ہوانا۔ ۸ جنوری۔ حکومت کے زبردست انتظامات کے باوجود مختلف مقامات پر شدید آتشزدگیاں رُونما ہوئیں۔ اور تقریباً ۲۱۴۰ ٹن نیشکر کا نقصان ہو گیا۔

الہ آباد۔ ۹ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ الہ آباد یونیورسٹی کے حکام کو حکومت کی طرف سے اطلاع وصول ہوئی ہے۔ کہ سینٹ ہاؤس پر قومی جھنڈا نصب کرنے کی بنا پر یونیورسٹی کا ذر اعانت بند کیا جاتا ہے۔ سرکاری طور سے اس خبر کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔

لاہور۔ ۱۰ جنوری۔ حکومت پنجاب نے انگریزی زبان کی کتاب موسومہ "انڈیا اینڈ پیپلز" مصنفہ مسٹر ڈیولا والکر مطبوعہ ایڈنبرگ ہاؤس لنڈن بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔ کتاب میں ایسے مضامین ہیں۔ جو مختلف طبقات کے باہم جذبات منافرت و خصومت پیدا ہونے کا باعث ہوں۔

نئی دھلی۔ ۱۱ جنوری۔ ملک معظم کی حکومت کے مشورہ سے حکومت ہند نے سرحدی علاقہ کی عدالت ہائے جرگہ کی نگرانی اور قبائل کے خروج سے سرکاری علاقہ کو محفوظ رکھنے کے معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک مختصر سی کمیٹی کا تقرر منظور کیا ہے۔

بمبئی۔ ۱۱ جنوری۔ آج والنٹیروں نے مردم شماری والوں کی سرگرمیوں پر پانی پھیرنا شروع کر دیا۔ وار کمیٹیوں کے دفاتر اور دیگر عمارات پر جو نمبر لگائے گئے تھے۔ وُہ بالکل مٹا دیئے گئے۔

خیبر۔ ۷ جنوری۔ آزاد علاقہ (یاغستان) میں مولانا محمد علی کے انتقال کی خبر پر آج شام کو ذکا خیل آفریدیوں اور شنواریوں کا اجتماع ہوا۔ اور اس سانحہ ارتحال پر افسوس کرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

پونا۔ ۱۲ جنوری۔ آج صبح برواد جیل میں ماخوذین بلوہ شولاپور کو جن میں تین ہندو اور دو مسلمان تھے۔ پھانسی کی سزا دے دی گئی۔ پھانسی کی خبر سُنکر ایک مختصر ہجوم جیل کی طرف گیا۔ لیکن پولیس نے لٹھ بازی کر کے منتشر کر دیا۔

شنگھائی۔ ۱۱ جنوری۔ چین میں اس قدر سردی پڑ رہی ہے۔ جس کی نظیر اس صدی میں نہیں ملتی۔ دریا اور نہریں جو حمل و نقل کے بڑے ذرایع ہیں یخ بستہ ہو گئے ہیں۔ عام مصیبت برپا ہے۔ لوگ خانماں ویران ہو رہے ہیں۔

لاہور۔ ۱۲ جنوری۔ آج پھر سنٹرل جیل لاہور میں سپیشل ٹربیونل نے جدید مقدمہ سازش لاہور کی سماعت کی۔ جس کے دوران میں اندر پال وعدہ معاف گواہ نے ایک طویل بیان دیا۔ اور وائسرائے کی ٹرین پر بم چلانے کے لئے اپنے سادھو بننے کی داستان پر روشنی ڈالی۔

لاہور۔ ۱۲ جنوری۔ یونیورسٹی کانووکیشن کے سلسلہ میں گورنر پر حملہ اور چنن سنگھ سب انسپکٹر کے قتل کے الزام میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر ہری کشن ملزم کو سیشن سپرد کر دیا ہے۔ مسٹر اینڈرسن سیشن جج لاہور کی عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ کی تاریخ ۱۴ جنوری مقرر ہے

پشاور۔ ۱۱ جنوری۔ آج صوبہ سرحد کی سویلین کلارکس یونین کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے سے ریلوے کے واپسی ٹکٹوں کی بندش کے خلاف پُرزور احتجاج کیا گیا۔

امرتسر۔ ۱۱ جنوری۔ آج حکومت پنجاب نے پریس آرڈی ننیس کے ماتحت روزانہ گورمکھی اخبار "اکالی تے پردیسی" اور اس کے پریس سے پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ اخبار کی اشاعت فی الحال بند کر دی گئی ہے۔

مولانا شوکت علی صاحب کا ایک تار لنڈن سے مظہر ہے۔ کہ مولانا محمد علی کی لاش ۲۰ جنوری کو پورٹ سعید پہونچیگی۔ حکومت برطانیہ نے ہائی کمشنر فلسطین کو تار دیدیا ہے۔ کہ وہ ان کو تمام آسانیاں بہم پہونچائیں۔ نعش کو جہاز پر سے اُتارنے کا انتظام مصری سفیر اعظم کر رہے ہیں۔

الہ آباد۔ ۱۲ جنوری۔ کلیان پور میں کانگریس کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ دو اشخاص نے عدم ادائے محصول پر تقریریں کیں۔ پولیس نے دونو کو گرفتار کر لیا۔ ہجوم نے پولیس کو محصور کر لیا۔ اور پتھر وغیرہ پھینکنے شروع کر دیئے۔ نیز ملزموں کی ہتھکڑیاں کاٹ کر انہیں رہا کرا لیا۔ اسکے بعد بھی ہجوم پولیس کو دق کرتا رہا۔ تو پولیس افسر نے تین فائر کئے۔ ایک آدمی شدید مجروح ہوا

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر کیلئے قادیان سے شایع کیا)